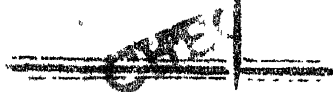
نظم موسیقی ہند



مصنفہ

عالیجناب میر عباس علی صاحب وظیفہ خوار نظم جمعیت سرکار عالی

حسب فرمائش

جناب صاحب تاجر کتب بازار چھتہ بازار

... المطابع حیدرآباد

... زمانہ

موسیٰ کی طغیانی

موسیٰ نے آکے زیست کا دفتر اُلٹ دیا
کیا انتظام اس کا بھی آقا نے جھٹ کیا
تھلکہ میں پڑا جو زمانہ
سوچی تدبیر شاہ عاقلانہ
زر سے مکان سے دولت و اموال سے لٹے
لاکھون تو فوت ہوگئے اطفال سے چھٹے
لاشون کا ابتک پتا نا
کا جیف کھانا

باقی رہے جو اوسکے زن و بچے اور یتیم

پیسے بھی اون کے پاس نہ گوہر طلا نہ سیم

کیسے گذران وہ اپنی نبھاتا

کھولدو عامرا کا خزانا

محتاج خانے بن گئے ہر سمت شہر کے

قربان جیسے بادشاہ کے الطاف مہر کے

الغرض یار یاست نبھانا

ختم انھیں پہ ہے بس رحم کھانا

تنخواہ دو مہینے کی تقسیم ہو گئی

اس شکریہ کی شہر میں ایک دہوم ہو گئی

اس سخن کا ہے تطول زمانہ

شاہ ایسا نہ ہوگا ہوا نا

لاکھون کو تھا این پارچہ ننگونکو پیرہن

دیتے تھے مین دیتے چکے ابھی دینگے شروکن

کیا دلی صفت ہین شاہ دانا

درد دل بیکسونکا چھپانا

دیکھے شہر کو ذات سے پھر کر چو طرف

لاکھون مکان ہو گئے مسمار چو طرف

سینے مین ہے زخم جب رکھا

اشک آنکھونسے ہو گئے روانا

سولہ سو چو د   گرے تھے مکان مین

عالم صفت   بھیجا حکم ایک آن مین

پانچویں سناتا ہوں ہفت آخر

لاشیں ان سے برآمد کرا کر

ہفتے سے تھی ترقی طغیانی از جمعہ

لبریز دو نو پاٹ تھے یکشنبہ و دوشنبہ

پیر کو شغل موسی دکھانا

جان و مال اور مکان بہانا

رمضان کی پہلی تھا سنہ بست و ششم عیاں

۱۳ ۲۶

کہتے ہیں تیرا سو چھبیس ہی بھی تھا سال

رات دن میں نقصان ہوا نا

جال میں آ… لٹا دھرا تا

سرکار کے خزانہ چ[illegible] پڑا سے بار

پل شاہراہ سڑک کی درستی میں بیشمار

لاکھوں ہزار کا کیا ٹھکانا

یہان تک کہ رو دی گنگا نا

اتنا تو حفظ کر نہیں سکتے قدردان

تفصیل وار لکھوں تو فاضل ہو رائیگان

دیکھا دست دعا کو اوٹھانا

مختصر ہو کسی نہ سب فسانا

ہو عمر شاہ ایکسو پچاس سال کی

عزت انہیں کے طور ہو اولاد آل کی

ہو بلاشک خدایا چہانا

سب کے [illegible]

نسب علی ہے سید مسکین شکستہ حال

تم فرشتی ہیں لکھ دیا قدرت نے یہ تفصیل قال

دے فرزنت خدا آنانا

آفرین کہدو تہیگا نانا

تمت

جملہ حقوق محفوظ ہیں۔ کوئی صاحب

قصد طبع نفرمائیں جسقدر کتب کی

ضرورت ہو محمد شمس الدین صاحب تاجر

کتب سے خرید فرمائیں۔

وما علینا الا البلاغ

۱۳۲۶ھ